جلد ۲ | ۲۴ تبوک ۱۳۲۷ ہش | ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۶۷ ھ | ۲۴ ستمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۱۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۳ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کے پاؤں میں درد کی شکایت ہے احباب حضور کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کمر میں درد کی وجہ سے ناساز ہے نیز آنکو سر درد کی بھی شکایت ہے، احباب حضرت ممدوحہ کیلئے دعا فرمائیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ عاجز باجازت حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ چنیوٹ جا رہا ہے وہاں خطوط کے واسطے میرا پتہ معرفت پوسٹماسٹر صاحب چنیوٹ ہوگا۔ مجھے کھانسی سے بالکل آرام ہے خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ احباب کی دعاؤں اور ہمدردی کا شکریہ۔

راجوری کے علاقے میں جنگ پھر بھڑک اُٹھی۔ ۵۵ ہندوستانی سپاہی مارے گئے

چھجہ کی طرف بڑھنے والی ہندوستانی فوجوں کو تتر بتر کر دیا گیا

تراڑکھل ۲۳ ستمبر۔ حکومتِ آزاد کشمیر کی وزارتِ دفاع کا ایک تازہ اعلان مظہر ہے کہ آزاد فوجوں اور ہندوستانی فوجوں کے درمیان راجوری کے مورچے پر پھر لڑائی شروع ہوگئی ہے چنانچہ گڑھل کلر اور دھنا منڈی کے مقامات پر سخت مقابلہ ہوا۔ اگرچہ ہندوستانی فوجوں کو برابر کمک پہنچتی رہی۔ پھر بھی ہندوستانی فوجوں کو سخت جانی اور مالی نقصان اُٹھانا پڑا ہے۔ صرف ایک جھڑپ میں قریباً ۵۵ ہندوستانی سپاہی کھیت رہے ہے۔ آزاد فوجوں نے ان ہندوستانی فوجوں کو جو چھجہ کی طرف پیشقدمی کر رہی تھیں۔ اچانک حملہ کر کے تتر بتر کر دیا اور انہیں سخت جانی نقصان پہنچایا۔ ہر محاذ پر آزاد فوجوں کے گشتی دستے دور دور تک سرگرمیاں دکھا رہے ہیں۔ اوڑی کے علاقے میں دشمن نے کچھ راکٹ بم برسائے۔

فلسطین میں عرب حکومت کے قیام کا اعلان کر دیا گیا

بیت المقدس ۲۳ ستمبر۔ عرب اعلیٰ کمیٹی کی طرف سے غازا میں فلسطین کی عرب حکومت کے قیام کا اعلان کر دیا گیا ہے ارکانِ حکومت کے نام بھی مشتہر کر دئے گئے ہیں۔

قیدیوں کے تبادلہ کیلئے آخری تاریخ مقرر ہوگئی

لاہور ۲۳ ستمبر۔ آج حکومتِ مغربی پنجاب کے ایک نمائندے نے ایک بیان کے دوران میں بتایا کہ ہندوستان اور مغربی پنجاب کے درمیان قیدیوں کے تبادلہ کیلئے ۱۴ اکتوبر کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔ یہ تبادلہ فیروز پور چھاؤنی سے شروع ہوگا۔ حکومتِ ہند کے ایک افسر نے کراچی پہنچ کر حکومت پاکستان کو ان مسلمان قیدیوں کی فہرست دے دی ہے۔ جو غیر مسلم قیدیوں کے تبادلہ میں پاکستان بھیجے جائیں گے۔ یہ فہرست ۸۰۰ ناموں پر مشتمل ہے۔

جمعیت اقوام سے حکومتِ اسرائیل کو تسلیم کرنیکا مطالبہ۔ جارج مارشل کی یہود نوازی

پیرس ۲۳ ستمبر۔ امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ مسٹر جارج مارشل نے آج اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے اپنی حکومت کیطرف سے امید ظاہر کی کہ کشمیر کے مسئلہ کا پُر امن حل ڈھونڈنے کیلئے ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کے درمیان گفت وشنید جاری رہیگی۔ آپ نے تقریر کے دوران میں امریکی نقطۂ نگاہ کے مطابق بہت سے بین الاقوامی مسائل پر بھی روشنی ڈالی اور اسبات پر افسوس ظاہر کیا کہ بعض قوموں کا رویہ تشویشناک ہے اس امر کو بھی اُنھوں نے افسوسناک بتایا کہ ایٹم کی قوت پر بین الاقوامی کنٹرول رکھنے کے بارے میں اتحادی قومیں کامیاب نہ ہوسکیں۔ فلسطین کے متعلق مسٹر جارج مارشل نے کہا ہماری

(آگے کالم ۵ دیکھو)

(بقیہ کالم ۳)

خواہش ہے کہ ارض مقدس میں لام بندی جلد سے جلد ختم ہو جائے۔ اور دونوں قوموں کے پناہگزین اور مہاجرین واپس جا کر اپنے آبائی علاقوں میں پھر سے آباد ہو جائیں جمعیت اقوام کو چاہیئے کہ وہ حکومتِ اسرائیل کو تسلیم کرلے اسی طرح شرق اردن کو بھی جمعیتِ اقوام میں نئے ممبر کی حیثیت سے شامل کر لینا چاہیئے۔

مسٹر متھائی وزارتِ خزانہ کا چارج لینے پر راضی ہوگئے

نئی دہلی ۲۳ ستمبر۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ وزیر دفاع پنڈت جواہرلال نہرو کے اصرار پر ڈاکٹر جان متھائی وزارتِ خزانہ کا چارج لینے پر راضی ہوگئے ہیں انکی جگہ مسٹر گوپال سوامی آئینگر ریلوے اور ٹرانسپورٹ کے وزیر مقرر کئے جائینگے

مہاجرین کا باؤلی کیمپ بند کر دیا گیا

لاہور ۲۳ ستمبر۔ مہاجرین کا باؤلی کیمپ جو مغربی پنجاب کا دوسرا بڑا کیمپ ہے بند کر دیا گیا ہے اس کیمپ کے تمام مہاجرین کو آبادکاری کیلئے سندھ پہنچا دیا گیا ہے۔ مشترکہ مہاجرین کونسل کے فیصلے کیمطابق اب ضلع ملتان اور منٹگمری کے کیمپوں میں مقیم مہاجرین کو سندھ بھیجا جائے گا۔

وزیر اعظم پاکستان باشندگانِ لاہور سے خطاب فرمائینگے

لاہور ۲۳ ستمبر۔ آنریبل مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان ہفتے کے روز لاہور پہنچ رہے ہیں آپ ۲۶ ستمبر کو ۵ بجے شام یونیورسٹی گراؤنڈ میں ایک جلسۂ عام میں تقریر فرمائینگے۔

یمن نے امریکہ کیساتھ مذاکرات توڑ دئے

قاہرہ ۲۳ ستمبر۔ امیر سیف الاسلام عبداللہ نے "الاہرام" کے نامہ نگار کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ یمن کی حکومت نے امریکہ کے ساتھ اقتصادی مذاکرات کو التوا میں ڈال دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کیونکہ فلسطین کے مسئلہ پر امریکہ کی پالیسی عربوں کے خلاف ہے۔

اُنھوں نے مزید بتلایا کہ انہوں نے امریکہ سے قرض لینے سے انکار کر دیا ہے اور یمن میں تیل دریافت کرنے کے متعلق تمام مذاکرات ختم کر دئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یمن نے فلسطین کو بچانے کیلئے درست پالیسی اختیار کی ہے۔

پاکستان اور ہندوستان سے کشمیر کمیشن کی اپیل

کراچی ۲۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اتحادی اقوام کے پاکستان و ہندوستان کمیشن نے ۱۹ ستمبر کو سری نگر میں ایک قرارداد پاس کی ہے۔ جس میں پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ کمیشن کی عدم موجودگی میں کوئی ایسا قدم نہ اُٹھائیں۔ جو دونوں حکومتوں کے تعلقات میں مزید کشیدگی کا باعث ہو سکے۔ کمیشن نے امید ظاہر کی ہے کہ آہستہ آہستہ دونوں حکومتوں کے موجودہ اختلافات ختم کرانے میں وہ کامیاب ہو جائے گا۔

عیسائی مزارعین کی آبادکاری

لاہور ۲۳ ستمبر۔ غیر مسلم زمینداروں کے چلے جانے سے عیسائی مزارع بیکار ہوگئے تھے۔ اب انہیں ضلع لائلپور میں بڑے زمینداروں کی زمینوں پر بطور مزارع رکھا جا رہا ہے۔ انہیں گروپوں کی صورت میں آباد کیا جا رہا ہے ہر گروپ میں عام طور پر دس کنبے شامل ہونگے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔
پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۲۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

"اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے کے لئے ہم نے اس وادی بے آب وگیاہ کو چنا ہے"

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریر

ربوہ کا افتتاح

(مرتبہ منیر احمد رئیس)

ربوہ ۲۰ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی وہ تقریر جو حضور نے ۲۰ ستمبر کو نماز ظہر کے بعد ربوہ کا افتتاح کرتے ہوئے فرمائی اپنے الفاظ میں اختصار کے ساتھ درج کی جاتی ہے۔ مفصل تقریر بعد میں شائع کی جائے گی۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان دعاؤں کی (پارہ اول رکوع ۱۵) جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی بنیاد رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مانگی تھیں متعدد بار تلاوت کرتے ہوئے فرمایا

آج ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اس وادی بے آب وگیاہ میں اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے کے لئے ایک ایسی بستی کی بنیاد رکھ رہے ہیں جو مکہ معظمہ کی طرح تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت قائم کرنے کی موجب ہوگی۔ یہ درست ہے کہ مکہ معظمہ مکہ معظمہ ہی ہے اور حضرت ابراہیم ابراہیم ہی ہیں مگر بیوقوف ہے وہ شخص جو یہ سمجھ کر کہ مجھے وہ درجہ حاصل نہیں اللہ تعالیٰ کے دروازے سے بھیک مانگنے سے گریز کرے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت جس وقت جوش میں ہو۔ اور وہ اپنے بندوں کو اپنے فضلوں سے نوازنا چاہے۔ دانا انسان کا کام ہے کہ وہ اپنا برتن بھی آگے کر دے۔ اس وقت اس کا برتن خالی نہیں رہے گا۔

جس نیت اور جس ارادہ کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی بنیادیں استوار کی تھیں۔ آج ہم بھی اسی نیت اور اسی ارادہ کے ساتھ اس چٹیل میدان میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کا جھنڈا گاڑنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ گو ہم کمزور ہیں اور ہمیں وہ مقام حاصل نہیں مگر یہ چیز اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب نہیں۔ بلکہ اس کی خوشنودی کا باعث ہوگی وہ یہ خیال کرے گا کہ دیکھو میرے بندے کمزور و ناتوان ہونے کے باوجود میرے نام کو اس وادی بے آب وگیاہ سے بلند کرنے کا عزم لے کر کھڑے ہوئے ہیں کیوں نہ میں ان کو بھی وہ توفیق وہ سعادت بخشوں جو مکہ والوں کو ان کے اسی عزم کی وجہ سے بخشی تھی۔ سو اس کام کی نقل اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچنے کا باعث ہوگی۔ اور اس کی رحمت کو جوش میں لانے کا موجب ہوگی۔

آج جب کہ دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھول چکی ہے اور وہ جو کبھی دوستی کا دم بھرتے تھے۔ دشمن بن چکے ہیں۔ اور دشمن بھی نہایت کمینے حملوں کے ساتھ آپ کی ذات پر حملہ آور ہو رہا ہے۔ یعنی دنیا کا سب سے بڑا محسن آج سب سے زیادہ مظلوم ہے۔ اور سب سے زیادہ عزت پانے والا سب سے زیادہ ذلیل ہے۔ کیا ایسی حالت میں ہم جو آپ کی محبت کا دم بھرتے ہیں فرض نہیں کہ آپ کی کھوئی ہوئی عزت کو دنیا میں دوبارہ قائم کریں۔ اور اس راہ میں اگر ہماری اپنی جانیں اور ہماری بیوی بچوں کی جانیں ہمارے اعزہ و اقرباء کی جانیں بھی چلی جائیں حتیٰ کہ ہماری نسلاً بعد نسلٍ پشتیں بھی تباہ ہو جائیں۔ تو بھی ہم دریغ نہ کریں بلکہ عزت اور فخر کے ساتھ اس حقیر قربانی کو پیش کریں۔

ہم نے یہ کام قادیان میں شروع کیا تھا۔ اور اب جب کہ قادیان ہم سے چھوٹ چکا ہے۔ ہم اس کام کو یہاں سے پھر جاری کرنا چاہتے ہیں **دنیا اگر کسی مقام پر بھی ہمیں بیٹھنے نہ دے اور دھکے دیتی چلی جائے حتیٰ کہ فٹ بال کی طرح ہمیں لڑھکاتی رہے۔ تب بھی ہم دنیا میں کوئی نہ کوئی جگہ ایسی بنا ہی لیں گے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کا نام بلند کر سکیں۔**

حضور نے جماعت کی ابتدائی اور موجودہ حالت کا موازنہ کرتے ہوئے حیرت کے ساتھ فرمایا کہ کیوں مسلمان احمدیت کو قبول کرنے میں تاخیر کر رہے ہیں۔ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ان کی تمام مخالفتیں اور کوششیں احمدیت کا کچھ بگاڑ نہیں سکیں۔ اور اس وقت جماعت ایسا عظمت کا مقام حاصل کر چکی ہے۔ کہ دشمن بھی اقرار کرنے لگا ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں پنڈت نہرو نے چوہدری مشتاق احمد امام مسجد لندن کو لکھا تھا۔ کہ آپ کی جماعت نے ہمیں دنیا کے گوشے گوشے میں بدنام کر کے رکھ دیا ہے۔

اس کے بعد میجر ڈاکٹر محمود احمد صاحب کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے بڑے جوش سے فرمایا **حقیقت یہ ہے کہ دنیا نے ہر قسم کا زور لگا کر دیکھ لیا ہے۔ لیکن یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ احمدیت غالب آ کر رہے گی۔ کیونکہ احمدیت کے غلبہ کیساتھ اسلام کا غلبہ ہے۔ میری زندگی کے ساتھ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی ہے۔ اور خدا مجھے اس وقت تک نہیں مرنے دے گا جب تک محمد کا نام دنیا میں قائم نہ ہو جائے۔ اور جو احمدیت پر ہاتھ اٹھائے گا وہ احمدیت پر ہاتھ نہیں اٹھائے گا بلکہ خدا پر ہاتھ اٹھائے گا۔**

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا اس وادی بے آب وگیاہ کو ہم نے اس لئے چنا ہے۔ کہ الگ تھلگ ماحول بنا کر آزادی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کر سکیں۔ اگر ہمیں اپنا نام بلند کرنا مقصود ہوتا۔ تو وہ شہروں میں زیادہ ہو سکتا تھا۔ چنانچہ بعض شہروں کے لوگوں نے ہمیں پیشکش بھی کی تھی۔ کہ ہم وہاں مرکز بنا لیں۔ لیکن وہاں آزادی کے ساتھ ہم کام نہیں کر سکتے تھے جب تک ہم یہاں رہیں گے۔ اسلام کے جھنڈے کو بلند کئے رکھیں گے۔ جب ہمارا اصل مرکز قادیان ہمیں مل جائے گا۔ تو وہاں جا کر اس کام کو شروع کر دیں گے۔ اور یہ مرکز اس علاقہ کے لوگوں کے لئے رہ جائے گا۔ یہ اجڑے گا نہیں۔ کیونکہ **جہاں ایک دفعہ خدا کا نام بلند کیا جائے وہ جگہ اجڑا نہیں کرتی۔**

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے اپنا ایک رؤیا جو دسمبر ۱۹۴۱ء میں حضور نے دیکھا تھا۔ اور الفضل ۳۱ جنوری ۴۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔ بیان فرمایا۔ اس رؤیا میں حضور کو اس وادی کا نظارہ دکھایا گیا تھا۔ حضور نے فرمایا۔ یہ جگہ خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ہمیں ملی ہے۔ اور ہمارا یہاں مرکز قائم کرنا اس کے منشاء کی تکمیل ہے۔ سو ہمیں اس سے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ وہ ہمارے اس کام میں برکت دے۔ اور اس وادی کو جس میں کوئی سبزی دکھائی نہیں دیتی۔ سرسبز و شاداب کر دے اور یہاں رہنے والوں کے ارادوں اور نیتوں کو پاک کر دے۔ تا کہ ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طفیل تمام وہ برکات اور فیوض حاصل کر سکیں۔ جو مکہ کے رہنے والوں کو حاصل ہوئی تھیں۔

ہمیں یہ بھی دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ یہاں رہنے والوں کے دلوں میں اتنا جوش بھر دے۔ کہ وہ اس وقت تک دم نہ لیں۔ جب تک اللہ کے نام کو دنیا میں بلند نہ کریں

اس کے بعد سارے مجمع نے حضور کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر لمبی دعا کی۔ دعا کے بعد حضور نے فرمایا۔ اب پانچ قربانیاں کی جائیں گی۔ چاروں کونوں پر۔ اور ایک وسط میں جو اس بات کا اقرار ہوگا۔ کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا کے حکم کے ماتحت اپنے بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ اور خدا نے ان کی قربانی کو قبول فرما کر بکرے کی قربانی کا حکم دیا تھا۔ اسی طرح ہم بھی اپنے بیٹوں کی قربانی کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

اس کے بعد حضور اس زمین کے وسط میں تشریف لے گئے۔ اور اپنے ہاتھ سے ایک بکرے کے گلے پر چھری پھیری۔ تمام مجمع حضور کے ساتھ بلند آواز کے ساتھ تکبیر پڑھ رہا تھا بعدہٗ چاروں کونوں پر قربانیاں کی گئیں جو اکثر صحابہ نے کیں قربانی کے پانچوں جانور مادہ تھے۔ قربانی کے بعد حضور نے سائبان کے نیچے ایک ترکستانی نوجوان کی بیعت لی اور نماز عصر ادا کی۔ کھانا تناول فرمانے کے بعد ۶ بجکر ۴۰ منٹ پر حضور کار پر سوار ہو کر لاہور روانہ ہو گئے۔

"جلدی کیجئے"

جیسا کہ احباب کو علم ہو چکا ہے نئے مرکز "ربوہ" کی آبادی کا کام شروع ہو گیا ہے۔ اس ضمن میں زمین کے حصول کے متعلق جو شرائط ہیں۔ ۱۲ ستمبر کے الفضل میں اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس لئے جن دوستوں نے زمین لینی ہو ان کو فوراً آرڈر بھجوا دینا چاہیئے۔ کیونکہ ہر روز جو ان کے فیصلہ نہ کرنے میں گزرتا ہے۔ انہیں نقصان کے قریب لا سکتا ہے۔ کیونکہ جو لوگ پہلے مہینہ میں روپیہ نہ بھجوا سکیں گے انکو زمین زیادہ قیمت پر ملے گی۔ قریباً دس دن مہینہ میں سے گزر چکے ہیں۔

بعض دوست محض اس وجہ سے زمین لینے میں تامل کر رہے ہیں۔ کہ یہ زمین کھلی پڑی ہے حالانکہ یہ کوئی قابل تشویش امر نہیں بلکہ محض ناواقفیت کی بناء پر یہ خیال پیدا ہو رہا ہے۔ حالانکہ تمام بڑے بڑے ممالک میں بلکہ خود ہمارے ملک میں ڈلہوزی وغیرہ جیسے اہم مقامات پر بھی یہی دستور رائج ہے۔ کہ پہلی ہوئی زمین پر کوٹھیاں اور مکانات بنائے جاتے ہیں۔ لہٰذا اس وہم میں مبتلا رہنا اور زمین حاصل کرنے میں دیر کرنا نقصان دہ ثابت ہوگا۔ اسلئے جتنی جلدی ہو سکے احباب کو زمین کے لئے زر رقم بھجوا دینی چاہیئے تا کہ بعد میں انہیں پچھتانا نہ پڑے اس پہلے ماہ میں سو روپیہ فی کنال کے حساب سے روپیہ صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور کے نام پر بھجوانا چاہیئے

(سیکرٹری تعمیر کمیٹی مرکز احمدیہ پاکستان)

روزنامہ الفضل
۲۴ ستمبر ۱۹۴۸ء

پاکستان کے وزیر اعظم کی تصریحات

ففتھ کالموں کی گوشمالی خود کیجئے

"دشمن کی تمام سازشوں کو ناکام بنا دیا جائیگا پاکستان کی بری بحری اور ہوائی فوجیں اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ پاکستان پر حملے کی صورت میں ہم ایک ایک انچ زمین کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے"

یہ ہیں ہمارے وزیر اعظم آنریبل مسٹر لیاقت علی خان کی اس تازہ ترین تقریر کے الفاظ جس میں ہمارے ہر قسم کے اوہام وساوس اور تفکرات کا جواب موجود ہے۔ ہمارے وزیر اعظم کی اس تقریر میں جہاں پاکستان کے ان بدخواہوں کے لئے چیلنج موجود ہے۔ جنہوں نے قائد اعظم کی وفات حسرت آیات کے معاً بعد یہ کہنا شروع کر دیا تھا۔ کہ اب ملت اسلامیہ کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ پاکستان کا وجود محض قائد اعظم ہی کا رہین منت اور انہی کے دم سے قائم تھا۔ پاکستان کے عوام وجن میں گو اتنی صلاحیت تو تھی کہ وہ قائد اعظم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے متحد ہو کر ایک علیحدہ مملکت کے قیام کے لئے جدوجہد کر سکیں۔ اب زیادہ دیر تک اس وراثت کی حفاظت نہیں کر سکیں گے وہاں سابقہ کے ساتھ پاکستان پر حملے کی صورت میں اس بلند عزم کا اظہار بھی ہے۔ جو آزاد قوموں کا طرۂ امتیاز ہوا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔

"میں اپنی قوم اور ملک کو خاک کنی کا شکار ہوتے دیکھ لونگا لیکن ان کی آزادی کی حفاظت میں کوئی کوتاہی ہرگز نہ ہونے دونگا"

اس کے بعد آپ نے حیدرآباد کے متعلق پاکستان کے نظریے پر اظہار خیال فرماتے ہوئے قائد اعظم کی اس وصیت کہ

"اگر پاکستان پر کسی طاقت ور ملک کی طرف سے کبھی حملہ ہو تو دشمن کے خلاف آخری دم تک لڑائی جاری رکھنا"

پاکستان نیشنل گارڈز کی اہمیت اور ان کے فرائض۔ سرکاری حکام کی ذمہ داریوں کا ذکر کرنے کے بعد اپنی تقریر کا رخ ففتھ کالموں۔ قومی غداروں۔ دشمن کے ایجنٹوں اور جاسوسوں کی طرف پھیرتے ہوئے کہا۔

"ان کا مقصد یہ ہے کہ ہماری قوم کی ہمتوں کو پست کر دیا جائے۔ عوام میں بے وجہ خوف وہراس پھیلے۔ اور وہ اپنے لیڈروں سے بدظن ہو جائیں میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ پرانا حربہ ہے۔ جسے دشمن ایسے نازک مواقع پر استعمال کرتا آیا ہے"

ہمارے نزدیک اس وقت ففتھ کالموں اور قومی غداروں کی سرکوبی اور گوشمالی ہی وقت کا سب سے اہم اور اولین تقاضا ہے۔ ہم نے اپنی بے نیازی اور غیر ضروری مروت سے ان بدخواہوں کی لگامیں اس قدر ڈھیلی کر دی ہیں۔ کہ اب یہ لوگ ہوٹلوں۔ کلبوں۔ محفلوں۔ جلسوں۔ پرائیویٹ مجلسوں۔ دفتروں۔ ریل گاڑیوں الغرض زندگی کی ہر دوڑ میں۔ ہر شعبے میں اور ہر مقام پر ملتے ہیں۔ کوئی پاکستان کا دوست بنکر آپ سے رموز سلطنت کی کرید میں معروف ہے۔ کوئی دشمن کی برتری جتا کر آپ کو یہ احساس دلانا چاہتا ہے۔ کہ آپ نے گویا پاکستان بنانے میں غلطی کی تھی۔ کوئی قیادت عظمیٰ کی لغزشوں کی تفصیل بڑے ہمدردانہ لہجے میں سنا رہا ہے کوئی نازک صورت حالات کا نہایت دلدوز تبصرہ کرنے کے بعد آہ کھینچ کر کہتا ہے۔ "بھائی اس سے تو کہیں بہتر ہے کہ ہم پھر مل جائیں۔ یہ زندگی سکون سے تو گزر جائے" لیکن یاد رکھیئے یہ اوپرے ہمدرد یہ بھولا بھالا سا منہ بنا کر ہمدردی کی آڑ میں ہمارے استقلال اور عزم پر ڈاکہ ڈالنے والے سب کے سب قومی غدار۔ جاسوس اور دشمن کے ایجنٹ ہیں۔ یہ راہزن ہیں۔ اور آپ کو منزل کامرانی پر پہنچنے سے روکنے کے لئے ہر گام پر روڑے اٹکانے کی کوشش کریں گے۔ پاکستان کی پاک نعمتوں میں ان کا وجود گندے کیڑے کی مانند ہے۔ جو گلے اور سڑے ہوئے پھلوں کے گلے سڑے مادہ میں اپنے لئے جائے پناہ ڈھونڈتا ہے۔ انہیں کچلیئے۔ بلکہ سوسائٹی کے جسم کے اس گلے سڑے حصے کو بھی کاٹنے کی کوشش کیجئے۔ جو ان کی جائے پناہ ہے۔ یہ لمحات یہ رہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں کوئی کڑی کمزور نظر آئے۔ تو یہ اسے توڑ کر اپنے لئے راہ نکال لیں۔ لہذا مضبوط ہو جائیے۔ اور ایک دوسرے سے اس قدر متحد اور اس قدر قریب ہو جائیے۔ کہ آپ پر بنیان مرصوص کے لفظ کا اطلاق ہو سکے۔ اور دشمن آپ سے آنکھ نہ ملا سکے آپ کی حکومت اور آپ دو مختلف چیزیں نہیں ہیں۔ بلکہ ایک ہی مشین کے دو پرزے ہیں لہذا پاکستان کے ان بدخواہوں کی ٹوہ لگائیے اور ان کی گوشمالی خود کیجئے۔ اس کام کو صرف پولیس ہی پر نہ چھوڑئیے۔ بلکہ خود پولیس کا کام کیجئے۔ اور جب بھی کوئی ایسا شخص غلط افواہیں پھیلاتا ہوا نظر آئے اسے عمال حکومت کے حوالے کر دیجئے۔

تقریر کے آخر میں پاکستان کے وزیر اعظم نے چند ان زریں اصولوں کا ذکر بھی فرمایا ہے جو انہوں نے قائد اعظم کی بارہ سال کی رفاقت وصحبت میں سیکھے۔ ہمارے نزدیک تو ہر پاکستانی کے لئے ان تین زریں اصولوں پر عمل کرنا اتنا ہی ضروری اور واجب ہے۔ جتنا ہمارے وزیر اعظم کے لئے ہے۔ بلکہ اس سے بھی کہیں بڑھ چڑھ کر۔ وہ تین زریں اصول جو اپنی تشریح آپ ہیں۔ یہ ہیں:

(۱) اپنی زبان سے کوئی ایسا لفظ نہ نکالو جس پر تم عمل پیرا ہونے کے لئے تیار نہ ہو۔

(۲) اپنے ذاتی تعلقات ورجحانات کو قومی مفاد کے سلسلے میں دخل انداز نہ ہونے دو۔ جو چیز پاکستان کے لئے مفید ہو۔ اس پر ثابت قدمی سے قائم رہو۔ اور یہ پرواہ نہ کرو۔ کہ لوگ کیا کہیں گے۔

(۳) اور اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ کسی معاملہ میں تم راستی پر ہو۔ تو دشمن سے خواہ وہ کتنا ہی طاقتور ہو۔ کبھی مرعوب نہ ہو۔

غلط رجعت پسندی

بعنوان مقامی

جرائد میں یہ چرچا پڑھ کر دکھ ہوا کہ ۱۹ ماہ رواں کو دیال سنگھ لائبریری میں حلقۂ ارباب علم کے منعقد ہونے والے اجلاس میں "ادارۃ السنہ شرقیہ" کے پرنسپل آغائے بیدار بخت کے مضمون "ادب اور احتساب" پر خواتین اور دیگر احباب کی طرف جو آزاد تنقید ہوئی اس سے حلقۂ ارباب علم کے ایک شیروانی پوش نوجوان اس قدر چراغ پا ہوئے کہ انہوں نے شامل ہونے والی خواتین کو ترقی پسند "گدھیاں" اور حرامزادیاں" کہہ کر اپنی دل کی بھڑاس نکالی۔ چونکہ ان کی مردانہ جرأت مرد نقادوں کے منہ تو آ نہیں سکتی تھی۔ لہذا وہ صنف لطیف پر پل پڑے۔ یہاں تک کہ ایک خاتون کو اوباشانہ طور پر دھکا دیکر گرا دیا۔ اور جب تک خواتین کا یہ گروہ سیڑھیوں سے اتر کر آنکھوں سے اوجھل نہ ہو گیا۔ ارباب علم کی مغلظ گالیاں ان کا تعاقب کرتی رہیں۔

خدا جانے ہماری آئے دن کی یہ کم سوادیاں کب ختم ہونگی۔ اور ہم دنیا میں کب وہی اعلےٰ تمدن۔ اعلےٰ ثقافت اور وہی اعلےٰ اسلامی معیار اخلاق قائم کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔ جس کی آڑ لے کر بلکہ جس کا نعرہ لگا کر ہم نے غیر مسلموں سے علیحدگی چاہی تھی۔ اب ہماری اس ثقافت اور اخلاقی شاہکاروں کے چرچے پرائیویٹ محفلوں سے نکل کر ارباب علم کے حلقوں میں بلکہ پاکستان بھر کے رسائل وجرائد میں ہونے لگے ہیں۔ جن پر بیرونی دنیا کی نکتہ رس نگاہیں پڑتے ہی یہ بھانپ لیں گی۔ کہ ہم علیحدہ ثقافت اور اعلےٰ اسلامی معیار اخلاق کے علمبرداروں نے اس ایک سال کے قلیل عرصہ میں منزل ترقی وکامرانی پر کتنے قدم مار لئے ہیں۔

شیروانی پوش نوجوان کو ذرا کاش اس نے شیروانی نہ پہنی ہوتی ہا ترقی پسند ادب اور اس کے دلدادگان سے نفرت سہی۔ لیکن یہ کہاں کی رجعت پسندی ہے۔ کہ قوم کی بہو بیٹیوں کو گدھیوں اور حرامزادیوں کے گندے ناموں سے

درخواست دعا

اگرچہ ہندوستانی گورنمنٹ کی رپورٹوں اور وہاں کے اخبارات میں یہ پروپیگنڈا بڑے زور شور سے کیا جا رہا ہے۔ کہ حیدرآباد ریاست میں پورے طور پر امن وامان کی بحالی کی کوشش جاری ہے۔ مگر ہر اہل بصیرت پر واضح رہے۔ کہ جو خبریں غیر جانبدار ذرائع سے آتی ہیں۔ ان سے اس بات کی تصدیق ہو رہی ہے۔ کہ اس امن وامان کی بحالی کے شور کے پردے میں دراصل مسلمانان حیدرآباد کی کامل تباہی کا جوش وخروش کار فرما ہے۔ اور ہر قوم پرست اور محب مسلمان پر رضا کار ہونے کا الزام لگا کر اسے ظلم اور ستم کا تختہ مشق بنایا جا رہا ہے۔ ان حالات میں میں تمام احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ وہ تمام بے گناہ اور محب وطن رضا کاروں اور عام مسلمانوں اور علی الخصوص احباب جماعت احمدیہ دکن اور میرے والدین اور سارے خاندان کے افراد کے حق میں دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ اور انہیں جلد امن کی زندگی نصیب کرے۔ فقط۔ زینب حسن

موجودہ مصائب اور ہمارا فرض

(خورشید احمد)

آج ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اپنے پیارے آقا کے اسوۂ حسنہ کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں۔ اور آنے والے ہر صدمے کے تاثرات کو ایسے رنگ میں قبول کریں۔ کہ وہ ہمارے حوصلوں کو پست اور ہمارے عزائم میں تزلزل پیدا کرنے کی بجائے ہمیں پہلے سے زیادہ بیدار کر دے۔ اور ہمارے حوصلوں کو بلند کر دے۔

اللہ تعالےٰ کی کسی مخفی مصلحت کے ماتحت گذشتہ چند دنوں میں مسلمانوں کو دو بہت بڑے صدمے برداشت کرنے پڑے ہیں۔ پہلا صدمہ قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان کی وفات ہے اور دوسرا صدمہ انڈین یونین کے مقابلہ میں نظام حیدر آباد کے ہتھیار ڈال دینے کا واقعہ ہے۔

قائد اعظم کی وفات ویسے تو کئی لحاظ سے ہمارے لئے نقصان دہ ہے لیکن ان کی یہ خصوصیت ان کی رحلت کو ایک بہت بڑے قومی صدمہ کا رنگ دے دیتی ہے کہ وہ مسلمانوں کے لئے ایک ایسے نقطۂ مرکزی کی حیثیت رکھتے تھے جہاں پہنچکر مسلمانوں کے قریباً سارے سیاسی اختلاف ختم ہو جاتے تھے۔ اور سب کی گردنیں اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ جھک جاتی تھیں۔ گویا قائد اعظم کا وجود قومی شیرازہ کو یکجا کرنے اور انہیں ایک لڑی میں منسلک کرنے کا کام دیتا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ ایسے وجود کا اُٹھ جانا ایک بہت بڑا قومی صدمہ ہے۔

دوسرا صدمہ نظام دکن کا ہتھیار ڈال دینے کا واقعہ ہے مسلمانوں نے نظام دکن سے بہت سی بڑی بڑی امیدیں وابستہ کر رکھی تھیں۔ اور جب نظام دکن کے ہتھیار ڈال دینے سے امیدوں کا یہ قصر یکدم زمین پر آ رہا تو طبعی طور پر یہ امر مسلمانوں کے لئے بہت ہی تکلیف کا موجب ہوا بے شک یہ دونوں صدمے مسلمانوں کے لئے بہت گہرے صدمے ہیں۔ لیکن قرآن مجید کی تعلیم اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمیں بتاتا ہے کہ اگر انسان چاہے تو بڑے سے بڑے صدمہ سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھا سکتا ہے کہ وہ اس کے لئے خیر و برکت کا موجب بن جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بعض دفعہ بہت بڑے بڑے صدمے دیکھنے پڑے بعض اوقات دشمن کے ہاتھوں بظاہر انہیں شکست بھی ہوئی اور دشمن نے اپنے زعم میں انہیں ذلیل بھی کیا۔ جیسا کہ جنگ اُحد کے موقع پر ایک گروہ کی کمزوری کی وجہ سے مسلمانوں کو بظاہر شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن کیا اس شکست نے انہیں مستقل طور پر کچھ نقصان پہنچایا؟ نہیں بلکہ یہ شکست مسلمانوں کے لئے ایک مفید سبق بن گئی جس کے بعد مسلمان اس سیلاب کی طرح جو کسی جگہ رُک کر اور ٹھوکر کھا کر اور زیادہ تیز ہو جاتا ہے اور نہایت سرعت کے ساتھ ترقی کی طرف بڑھتے چلے گئے گویا یہ شکست بالآخر انکی کامیابی و کامرانی کا ذریعہ بنی۔

یہ اللہ تعالےٰ کا ازلی قانون ہے کہ ہر صدمہ دو قسم کے اثرات پیدا کرتا ہے۔ زندہ اور بڑھنے والی قومیں صدمہ کے نتیجہ میں بیدار ہو جاتی ہیں اور آنے والے خطرات کے لئے ہر قسم کی تیاری مکمل کر لیتی ہیں۔ لیکن اس کے بالمقابل جن قوموں کے لئے ذلت و خواری مقدر ہو۔ وہ صدمہ آنے پر حوصلے ہار بیٹھتی ہیں رہی سہی جد وجہد بھی ترک کر کے پیشتر اس کے کہ دشمن ان پر حملہ کرے۔ وہ آپ اپنے اوپر موت وارد کر لیتی ہیں۔

آج مسلمانوں کو جو دو بہت بڑے چرکے لگے ہیں ان کے بعد ہم میں سے ہر فرد کو اپنے اپنے دل کو ٹٹولنا چاہیئے اور اپنے ضمیر سے دریافت کرنا چاہیئے کہ آیا وہ ان صدموں کا وہ اثر قبول کریگا جو زندہ قوموں کا شیوہ ہوتا ہے یا ذلت کے گڑھے میں گرنے والی قوموں کا طریق اختیار کریگا؟

یاد رکھیئے! آج جو صدمے ہم محسوس کر رہے ہیں۔ فطرت کے قانون کے مطابق آہستہ آہستہ اپنے اچھے یا بُرے اثرات چھوڑ کر مندمل ہوتے چلے جائینگے پس اگر ہم صحیح رنگ میں ان سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے موزوں وقت آج ہی ہے اگر ہم اس وقت سے فائدہ اُٹھائیں اور سوچیں کہ ان صدمات کے نتیجہ میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے قائد اعظم کی رحلت سے جو نقصان ہوا ہے اسکی تلافی ہم اپنی بساط کے مطابق کس طرح کر سکتے ہیں اور آنیوالے خطرات کے لئے ہمیں کسی تیاری کی ضرورت ہے اور یہ سوچنے کے بعد ہمارا دماغ جو فیصلہ کرے۔ ثابت قدمی کے ساتھ اس پر کاربند ہو جائیں تو یقین جانیئے کہ یہ دونوں صدمے ہماری اصلاح ہماری ترقی اور ہماری فتحمندی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

قائد اعظم کی وفات ایک قومی و ملی صدمہ ہے آپکا سوگ منانے اور ان کی یاد کو تازہ رکھنے کا حقیقی طریق یہ نہیں ہے کہ آنکھوں سے چند آنسو یا احباب کی محفل میں آپ کی ملی خدمات کا ذکر کر لیا اور بس۔ نہیں بلکہ ان کا سوگ منانے اور ان کی یاد تازہ رکھنے کا بہترین طریق ہاں زندہ اور بڑھنے والی قوموں والا طریق اور رسول پاک صلعم کے اسوہ کے مطابق طریق یہ ہے کہ جن کاموں کے لئے انہوں نے اپنی زندگی کی ہر متاع وقف کر رکھی تھی ہم بھی انہیں کی سرانجام دہی کو ہر لحظہ مدنظر رکھیں وقتاً فوقتاً انہوں نے ہمیں جو ہدایات دیں ان پر عمل کرنے کا عہد کر لیں اور ان کی زندگی میں جو نمایاں خصوصیات ہمیں نظر آتی ہیں انہیں اپنانے کی کوشش کریں مثلاً

(۱) قائد اعظم نہایت خلوص کے ساتھ زندگی بھر مسلمانوں کے مفاد کے لئے کام کرتے رہے ہمیں بھی اپنے ہر کام کا مقصد اپنی قوم کی ترقی اور برتری قرار دے دینا چاہیئے۔

(۲) قائد اعظم سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو اپنے اختلاف ختم کر کے متحد ہو جانا چاہیئے۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم مسلمانوں کے اس اتحاد کو قائم کرنے اور مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی کوشش میں لگے رہیں۔ اور جو عناصر مختلف رنگوں میں اس اتحاد کو کمزور کرنے کے درپے ہیں ان سے ہوشیار رہیں اور انہیں پنپنے نہ دیں۔ یاد رکھیئے زبان سے تو کوئی بھی یہ کہنے کی جرأت نہیں کرتا کہ مسلمانوں میں اتحاد نہیں ہونا چاہیئے لیکن عملاً کئی ایسے گروہ ہمارے اندر موجود ہیں۔ جو اسلام کا نام لیکر مختلف مذہبی

اپنے ابّا جان مرحوم کی یادیں

از سیدہ ناصرہ پروین بنت حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم

ناؤ بھنور میں چھوڑ گئے ہیں — غم سے رشتہ جوڑ گئے ہیں
توڑ گئے دل توڑ گئے ہیں — پل بھر میں منہ موڑ گئے ہیں
کوئی بتا دو کیسے منائیں؟

فصلِ گل بدلی ہے خزاں سے — چاک ہے سینہ آہ و فغاں سے
جان ہے لب پہ دردِ نہاں سے — ہائے انہیں اب لائیں کہاں سے
کیسے حالِ رنج سنائیں

دل ہے اب بربادِ تمنّا — روح رواں ناشادِ تمنّا
کون سُنے فریادِ تمنّا — تڑپاتی ہے یادِ تمنّا
کاش کہیں سے ہم اُنہیں پائیں

آنکھیں رنج سے بہتی ہیں ابّا — اب بے نور سی رہتی ہیں ابّا
درد کی چوٹیں سہتی ہیں ابّا — حالِ غمِ دل کہتی ہیں ابّا
تم ہی کہو تمہیں کیسے بھلائیں

تم جو نہیں تو چین نہیں ہے — دلِ افسردہ جان حزیں ہے
جسم کہیں ہے رُوح کہیں ہے — نے وہ راحت نے تسکیں ہے
چھائی ہوئی ہیں غم کی گھٹائیں

چھوٹے ابھی ہیں سب مرے بھائی — اس پہ ابّا کی یہ جُدائی
یہ سِن اور ایسی تنہائی — اے مرے مولا تیری دُھائی
ان کی سب امیدیں بر آئیں

بس پروینؔ اب ختم بُکا ہو — تو مشغولِ حمدِ خدا ہو
اُس سے پھر تیری یہ دُعا ہو — ابّا کو فردوس عطا ہو
وہ نعمت پر نعمت پائیں
وہ نعمت پر نعمت پائیں

مسائل کو آڑ بنا کر اور مسلمانوں کی ہمدردی کے نام پر در پردہ اس اتحاد کو توڑنے میں کوشاں ہیں۔ مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے بہت زیادہ ہوشیار رہنا چاہیئے۔

(۳) قائد اعظم قیام پاکستان کے بعد صحت کی خرابی کے باوجود دن رات مملکت پاکستان کے استحکام کے لئے کوشاں رہے۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ اگر ہم قائد اعظم سے حقیقی محبت رکھتے ہیں۔ تو ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی قومی حکومت کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

پاکستان میں کئی ایسے لوگ موجود ہیں جو در پردہ اپنی حکومت کو کمزور کرنے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ ایسے لوگ حکومت پر دن رات تخریبی نکتہ چینی میں مصروف رہتے ہیں اور ان کی نکتہ چینی میں حسد اور بغض کا رنگ نمایاں ہوتا ہے۔

(۴) قائد اعظم قومی اور ملی مفاد کے لئے زندگی کے آخری دنوں تک ان تھک محنت کرتے رہے ہیں۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ خواہ ہم ملازم ہوں یا تجارت کرتے ہوں یا طالب علم ہوں۔ بہرحال اپنے مفوضہ کاموں کو پوری محنت سے سرانجام دیا کریں۔ یاد رکھیئے قومی ترقی کے لئے محنت کی عادت نہایت ضروری ہے

(۵) قائد اعظم کی زندگی پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے قدم قدم پر مشکلات و مصائب موجود تھے۔ خود مسلمانوں کی اندرونی تفرقہ بازی بھی کچھ کم حوصلہ شکن نہ تھی لیکن آپ مضبوطی کے ساتھ ہمیشہ اپنے مقصد پر ڈٹے رہے۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ مشکلات و مصائب سے گھبرائیں نہیں اور ناموافق سے ناموافق حالات میں بھی اپنے عزم میں کمزوری نہ آنے دیں۔ اپنی طرف سے پوری کوشش کرنے کے بعد جو خامی اور کمی رہ جائے۔ اس کیلئے اپنے خدا پر بھروسہ رکھیں۔ اور اس یقین پر قائم رہیں کہ بالآخر ہمیں ہی فتح نصیب ہوگی۔ اگر ہم قائد اعظم کی مندرجہ بالا خصوصیات کو اپنے لئے مشعل راہ بنالیں تو یقین جانیئے کہ تازہ مصائب بجائے کسی نقصان کا موجب ہونے کے ہمارے لئے سراسر خیر و برکت کا موجب بنجائینگے۔ انشاء اللہ

زمیندار احباب سے خطاب

از سید اعجاز احمد صاحب انسپکٹر بیت المال

موجودہ نازک ایام میں سیدنا حضرت فضل عمر امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے حفاظت مرکز۔ تحریک جدید۔ مرکز پاکستان۔ وصیت کی چار اہم تحریکات احباب جماعت کے پیش ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے مخلصین جماعت اپنے پیارے آقا کے ارشاد پر ایک دوسرے سے سبقت لینے کی کوشش کرتے ہوئے حصہ لے رہے ہیں۔ اور اپنے وعدوں کو جلد ادا کر رہے ہیں مگر احمدی زمیندار بوجہ فصل ربیع ۱۹۴۸ء کے گزر جانے اور فصل خریف ۱۹۴۸ء کی انتظار کے افسوس میں ہوگا کہ وہ بھی کسی نہ کسی طرح اپنے پیارے آقا کے ارشادات کو جلد از جلد عملی جامہ پہنا کر ثواب حاصل کرے۔

زمیندار احباب سے عرض ہے کہ وہ بھی ایک مہینہ تک انشاء اللہ العزیز فصل خریف کا غلہ نکال کر اپنے گھر لیجانے والے ہوں گے۔ اس موقعہ پر ان کو چاہیئے کہ وہ خدا تعالےٰ کے اس حکم کے مطابق کہ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ کہ فصل کاٹنے کے وقت ہی اللہ تعالےٰ کا حق ادا کر دو۔

ہر ایک احمدی زمیندار بھائی کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے اس حکم کی تعمیل میں اپنے ذمہ کے چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ سالانہ سالانہ اور دیگر چندہ جات غلہ گھر لیجانے سے قبل کھلیانوں پر ہی ادا کر دیں تا خدا تعالےٰ کی طرف سے اس میں برکت ڈالی جاوے کیونکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ جو مال اس کی راہ میں خرچ کیا جاوے اس سے کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ مال خرچ کرنا مال کو بڑھانے کا موجب ہوا کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے زمینداروں کے مناسب حال مثال دے کر سمجھایا ہے مثل الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۔ ترجمہ مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں۔ اپنے مال اللہ تعالےٰ کی راہ میں مانند مثال ایک دانے کی ہے کہ جو اگائے سات بالیں اور ہر ایک بال میں سو دانے ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ بڑھاتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے اس سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کشائش والا اور جاننے والا ہے۔

زمیندار بھائیوں کے لئے اس مثال کا سمجھنا کوئی مشکل نہیں ہے جبکہ وہ ہر فصل کے موقعہ پر خدا تعالےٰ کے فضل کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں کہ تھوڑے سے دانے کھیتوں میں ڈال کر سو سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ گھر میں لاتے ہیں پس کوئی وجہ نہیں کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں دیا ہوا مال ضائع ہو جائے اور اللہ تعالےٰ اپنی سنت قدیمہ کے ماتحت صحیح نیت کے ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کے مالوں میں برکت نہ ڈالے اور آخرت میں اجر عظیم کے وارث نہ بنائے صحابہؓ کی مثال ہماری آنکھوں کے سامنے ہے کہ کس طرح انہوں نے اپنے مالوں کو دین الہی پر قربان کیا نہ صرف مال بلکہ اپنی جانوں تک کو بھی بے دریغ پیارے رسول فداہ امی وابی کے قدموں میں لا ڈالا۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ کی مالی قربانیوں کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔ "حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کل گھربار نثار کیا۔ حتیٰ کہ سوئی تک کو بھی گھر میں نہ رکھا۔ اور ایسا ہی حضرت عمرؓ نے اپنی بساط اور انشراح کے مطابق اور حضرت عثمانؓ نے اپنی طاقت وحیثیت کے مطابق علیٰ ہذا القیاس علیٰ قدر مراتب تمام صحابہؓ اپنی جانوں اور مالوں سمیت اس دین الہی پر قربان ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔" (اخبار الحکم جلد ۵ نمبر ۲۵ مجریہ ۱۰ جولائی)

ہاں جو لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا موجب ضیاع سمجھتے ہیں۔ ان کے ساتھ خدا تعالےٰ کا بھی ویسا ہی سلوک ہوتا ہے۔ اور کبھی ایسے لوگوں کیلئے وہ مال جو بخل کی وجہ سے خرچ نہ کیا گیا ہو۔ خوشحالی اور اطمینان قلبی کا موجب نہیں بن سکتا بلکہ ان کے مال کے ضیاع کی ایسی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتیں اور وہی مال ان کے لئے وبال جان بن جاتا ہے

پس جہاں زمیندار احباب کا فرض ہے کہ وہ کھلیانوں پر ہی اپنا واجب الادا چندہ ادا کریں وہاں عہدہ داران جماعت سے بھی درخواست ہے کہ وہ احباب سے کھلیانوں پر ہی چندہ کی وصولی کا معقول اور کافی انتظام کریں تا کسی کیلئے یہ عذر نہ ہو کہ ان سے کوئی چندہ وصول کرنے نہیں آیا۔ کیونکہ جب غلہ گھروں میں چلا جاتا ہے اور گھر کی اور ضروریات سامنے آجاتی ہیں تو پھر بعض احباب سے وصول ہونا مشکل ہو جاتا ہے یہ ٹھیک ہے کہ اس وقت اکثر عہدیداران جماعت خود بھی فصل کے کاٹنے اور اس کے اٹھانے میں مصروف ہونگے۔ اس کے لئے اگر بوجہ عدیم الفرصتی کے چندہ کی فراہمی کیلئے کافی وقت نہ دے سکتے ہوں۔ تو مناسب ہوگا کہ جماعت کے مشورہ سے فوراً محصلین کی تعداد کو بڑھا لیا جاوے۔ "ایک دفعہ ×

× کھلیانوں پر ہی تمام دوستوں سے چندہ وصول ہو سکے اسی طرح چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق عرض ہے کہ جلسہ سالانہ بھی قریب ہے اس کی ضروریات کیلئے رقم کا پہلے سے جمع ہو کر داخل خزانہ ہو جانا ضروری ہے۔ عہدیداران کو چاہیئے کہ خاص جدوجہد کر کے وصول فرمالیں۔ اور ساتھ کے ساتھ مرکز کو بھجوا دیں تا مرکز جلسہ سے قبل ضروریات پوری کر سکے۔ امید ہے احباب اور عہدہ داران جماعت ابھی سے جبکہ ابھی فصل خریف نکلنے میں قریباً ایک مہینہ ہے اگر ابھی سے چندہ کی وصولی وغیرہ کا عزم بالجزم فرمالینگے تو پیارے آقا کے ارشادات کو عملی جامہ پہنا کر حضور پرنور کی دعاؤں کو حاصل کرنیوالوں میں سے ہونگے یا رب تو انکی امداد فرما جو تیرے پیارے دین کی کسی بھی طریق سے امداد کرتے ہیں۔ اور ان پر خوش ہو کہ تیری خوشی کے بغیر کوئی حقیقی خوشی نہیں۔ آمین ثم آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ریویو

ایک نیا تبلیغی چارٹ

قریشی محمد حنیف صاحب قمر آنریری مبلغ (سائیکل سیاح) نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب حقیقۃ الوحی کی یہ پیشگوئی کہ " اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ .... الیٰ اخر" ایک تبلیغی چارٹ کی صورت میں طبع کرائی ہے۔ چارٹ کا کاغذ اچھا ہے۔ اور لکھائی چھپائی بھی دیدہ زیب اور خوبصورت ہے۔ اگر دوست اپنے دیوان خانوں و دکانوں کا پبلک جگہوں پر لٹکائیں تو یہ چارٹ مبلغ کا ایک مفید ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔

سائز ۲۷ × ۱۷ ہدیہ فی کاپی ۳/

ایک روپیہ کی پانچ کاپیاں (بلا جلد ہی)

ملنے کا پتہ:۔ قریشی محمد حنیف صاحب قمر مکان نمبر ۱۳۳ گلی سندر داس پنساری تنجوپوری دروازہ گوجرانوالہ

جماعتہائے احمدیہ امریکہ کی پہلی سالانہ کانفرنس

گذشتہ کارگذاری پر تبصرہ اور سالِ آئندہ کے پروگرام کی تشکیل

(۱)

(از مکرم جناب محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ واقف زندگی امریکہ)

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی سابق مبلغ امریکہ کو الوداعی دعوت دینے کے موقعہ پر ۲۸ جنوری ۱۹۴۸ء کو نمائندگان جماعتہائے امریکہ نے آئندہ سال کا پروگرام طے کرتے ہوئے باتفاق رائے یہ فیصلہ کیا تھا کہ جماعتہائے امریکہ آئندہ ہر سال ایک کانفرنس منعقد کیا کریں۔ جس میں امریکہ میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے بالخصوص اور ممبران جماعت احمدیہ کی بہبودی کے لئے بالعموم ضروری امور کو زیر غور لایا جائے اس سلسلہ میں امریکہ کی متعدد جماعتوں نے خواہش ظاہر کی۔ کہ کانفرنس کے انعقاد کے لئے ان کا شہر منتخب کیا جائے۔ مگر امریکہ میں احمدیت کی اس تاریخی تقریب کے لئے ڈیٹن مشن کو سب سے پہلے سعادت نصیب ہوئی کیونکہ یہ جماعت اپنی بیداری اور عملی روح کے باعث اس سال اوّل درجہ پر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امریکہ میں جماعت احمدیہ کی پہلی سالانہ کانفرنس ڈیٹن شہر میں ۵ ستمبر بروز اتوار وقوع میں آئی۔ اس کانفرنس کے لئے جماعت ڈیٹن نے اپنی مجوزہ مسجد کے لئے خرید کردہ وسیع اور باموقع زمین کا انتخاب کیا۔ شامیانہ احمدی بہنوں نے خود تیار کیا۔ مرکزی شکاگو مشن کی طرف سے کانفرنس کا اعلان مرکزی دفتر سے بذریعہ سرکلر کیا گیا۔ ایک اور سرکلر ڈیٹن مشن اور دفتر مرکزیہ ہر دو کی طرف سے مشترکہ بھی تیار کیا گیا۔ جس میں کانفرنس کا پروگرام اور مہمانوں کی سہولت کے لئے اطلاعات درج کی گئیں۔

رہائش اور طعام کا بندوبست

ڈیٹن مشن اس سلسلہ میں قابل مبارکباد ہے کہ مہمانوں کے استقبال رہائش اور طعام کا فرض انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ مہمانوں کے آرام و آسائش کا پورا بندوبست کیا گیا تھا کھانا وغیرہ تیار کرنے میں بعض ممبرات رات دن مصروف رہے

نمائندگان کی آمد

کانفرنس میں شمولیت کے لئے ڈیڑھ ہزار میل قطر کے دائرہ سے نمائندگان ایک دن پہلے پہنچنے شروع ہوئے۔ شامل ہونے والی جماعتوں میں سے قابل ذکر شکاگو، پٹسبرگ، انڈیاناپولس کلیولینڈ، ینگس ٹاؤن، ڈیٹن، ہوم سٹیڈ، نیویارک اور کنسس سٹی کے احباب ہیں۔ بیرونی احباب کی آمد جس پر تپاک طریق سے انہیں خوش آمدید کہا گیا۔ وہ ایک نہایت روح پرور نظارہ تھا۔ مرکز سلسلہ سے آئے ہوئے دوستوں کے لئے دارالامان کی یاد تازہ ہو گئی۔ دور و نزدیک سے آنے والے احباب میں قابل ذکر برادران ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب از سٹیڈرڈ ریسٹنڈ وچوہدری ناصر محمد صاحب سیال از آنا پولسٹی برادرم شکر الٰہی صاحب خالد از کنسس سٹی چوہدری غلام یٰسین صاحب از نیویارک ہیں شامل ہونے والے دوستوں کی کل تعداد ۹۰ تھی۔ جو امریکہ کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک خاصی تعداد ہے۔

کانفرنس کی کاروائی کا افتتاح

کانفرنس کا پہلا اجلاس صبح گیارہ بجے چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے مبلغ انچارج کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم چوہدری غلام یٰسین صاحب نے فرمائی۔ صاحب صدر کی تحریک پر خاکسار کو کانفرنس کا سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ اس کے بعد ڈیٹن مشن کی نمائندگی کرتے ہوئے جماعت کی نہایت مخلص اور معزز ممبر امۃ اللطیف صاحبہ نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا جس میں مہمانوں کی آمد پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور ڈیٹن پر اللہ تعالیٰ کے اس فضل و کرم کا شکریہ ادا کیا۔

صاحب صدر کی تقریر

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر نے اپنی افتتاحی تقریر میں قادیان دارالامان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاری کردہ پہلے سالانہ جلسہ کا ذکر کیا اور کہا کہ ابھی انہی مقاصد کے پیش نظر امریکہ میں بھی سالانہ کانفرنس کی بنیاد رکھی گئی ہے جن کو پیش نظر رکھ کر حضور علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی تھی۔ اس کانفرنس میں سال گذشتہ کے کام پر ریویو اور آئندہ کے لئے پروگرام وضع کیا جایا کرے گا۔ اور یہ کانفرنس ہر سال بالتبادل امریکہ کے مختلف شہروں میں منعقد کی جایا کرے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔ ہماری پہلی کانفرنس اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت امید افزا حالات میں شروع ہو رہی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک کانفرنس کے ایجنڈا پر غور کرنے سے قبل صاحب صدر نے حاضرین سمیت دعا فرمائی۔

سال گذشتہ کے چار ریزولیوشن

چوہدری غلام یٰسین صاحب بی۔ اے نے وہ چار ریزولیوشنز پڑھ کر سنائے جو ۲۸ جنوری ۱۹۴۸ء کو نمائندگان مشن ہائے امریکہ نے بمقام شکاگو پاس کئے تھے۔ ان ریزولیوشنز کا ماحصل یہ تھا کہ

۱۔ آئندہ ہر سال ایک سالانہ کانفرنس منعقد کی جائے۔

(۲) ہر احمدی عہد کرے کہ وہ سال کے دوران میں کم از کم ایک نیا احمدی بنائے گا۔

(۳) آئندہ کے لئے ماہوار چندہ کی شرح کے مطابق ہر احمدی چندہ دے

(۴) تمام دنیا کے احمدی اپنے مقدس مرکز قادیان دارالامان کی واپسی کے لئے بے قرار ہیں۔ یہ عہد کیا گیا۔ کہ ہر ممکن ذریعہ سے قادیان واپس لینے کی کوشش جاری رکھی جائیں گی۔

ان ریزولیشنز پر عملی کاروائی پر ریویو کرتے ہوئے مبلغ انچارج صاحب نے بیان کیا کہ عرصہ زیر رپورٹ میں نیویارک میں سات نئے افراد شامل سلسلہ ہوئے ہیں۔ بوسٹن شہر میں دس احباب نے بیعت کی ہے اور فی الجملہ ۵۰ افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔

مالی لحاظ سے اگرچہ ترقی کی بہت گنجائش ہے تاہم بعض احباب نے عہد کے مطابق چندہ ادا کیا ہے۔ اور اس طرح چندہ کی مجموعی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ تحریک جدید میں امسال دوستوں نے سال گذشتہ سے دوگنا چندہ دیا ہے۔

پیارے مرکز قادیان دارالامان کی واپسی کے لئے عہد پھر سے تازہ کیا گیا۔

گذشتہ کام پر ریویو کے بعد آئندہ کے لئے تجاویز پیش ہوئی۔

نئی قراردادیں

تبلیغ کے سلسلہ میں ۔۔۔۔ راقم نے قرارداد سابقہ کو موثر بنانے کے لئے تجویز کیا۔ کہ آئندہ احباب زیر تبلیغ افراد منتخب کر کے ان کے نام اور پتہ سے اطلاع دیں۔ نیز ہر دو ماہ کے بعد ان مخصوص افراد کو تبلیغ کرنے کا نتیجہ بذریعہ رپورٹ پیش کریں۔ انفرادی تبلیغ کے مختلف پہلوؤں پر برادران احمد شہید صاحب پٹسبرگ نور الاسلام صاحب (شکاگو) اور محمد بشیر صاحب (شکاگو) نے تقاریر کیں۔ مجوزہ ترمیم بالاتفاق پاس ہوئی محترمہ صوفیہ فاروق (ینگس ٹاؤن) نے تجویز پیش کی کہ غیر مسلم دوستوں کو چائے وغیرہ کی تقاریب پر بلا کر اسلام پیش کیا جائے چوہدری ناصر محمد صاحب سیال ایم۔ ایس۔ سی نے تجویز کی تشریح میں بصیرت افروز تقریر کی۔ محترمہ صوفیہ فاروق کی تجویز بالاتفاق پسند کی گئی۔ اجتماعی تبلیغ کا یہ طریق بعض مقامات پر پہلے سے ہی عمل میں لایا جا رہا ہے۔ چنانچہ اس طریق کو کافی موثر پایا گیا ہے۔

لٹریچر برادرم بشیر افضل صاحب (پٹسبرگ) نے ہینڈ بلز کی اشاعت کی ضرورت پر زور دیا۔ اور پٹسبرگ مشن کی اس سلسلہ میں مساعی کا ذکر کرتے ہوئے دیگ ہینڈ بل کانفرنس میں پیش کیا گیا۔ جو پٹسبرگ کے احباب نے شائع کیا تھا۔ صاحب صدر نے تجویز پیش کی کہ ایک سہ ماہی ٹریکٹ مرکزی مشن شکاگو سے شائع کیا جایا کرے۔ اس کے لئے ۱۲۰ ڈالر کا ہنگامی بجٹ منظور کیا گیا۔ اس سلسلہ میں انڈیاناپولس اور شکاگو مشن کے نمائندوں نے اپنی مساعی کا ذکر کیا۔ ہر دو مشنوں نے حال ہی میں مقامی طور پر سائیکلوسٹائل مشین خرید کر ہینڈ بل شائع کرنا شروع کر رکھا ہے۔ شکاگو مشن کا ٹریکٹ یعنی "اسلام کیا ہے" کانفرنس میں پیش کیا گیا۔

تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں تجاویز پیش ہونے سے قبل صاحب صدر نے تقریر فرمائی۔ اور اس امر پر زور دیا کہ سب سے اوّل ذمہ داری اسلام سیکھنے کی خود ہم پر ہے اور یہ ہمارا فرض اولین ہے کہ جب اسلام کی صداقت ہم پر ظاہر ہو چکی ہے تو ہم عقائد اور عملی ترقی سے کما حقہٗ آگاہ ہوں۔ عقائد کو اپنے ایمان کا حصہ بنائیں۔ اور اعمال کے حصہ پر سرگرمی سے عمل پیرا ہوں۔ سال اوّل کے لئے یہ ایک اقل نصاب مقرر کیا جاتا ہے۔ کوئی احمدی چھوٹا ہو یا بڑا، عورت ہو یا مرد اس کم از کم نصاب پر پورا اترنا چاہیئے۔ ۱۔ کلمہ ۲۔ شرائط بیعت ۳۔ نماز زبانی یاد ہوں اور اس کا باقاعدہ امتحان ہو۔ ۴۔ سیرنا القرآن اس سلسلہ میں برادران بشیر افضل صاحب (پٹسبرگ)، محمد بشیر صاحب (شکاگو)، احمد برکات صاحب (ڈیٹن)، احمد عیسیٰ صاحب (شکاگو) نے پرجوش تقریریں کیں۔ اور اس امر کو پیش کیا کہ مقررہ نصاب سے عہدہ برآ ہو کر مزید تجاویز زیر غور لائی جائیں۔ اس بارہ میں مکمل رپورٹ تیار ہونی چاہیئے۔ کہ کتنے ممبر ایسے ہیں جو اس نصاب کے کسی حصہ سے ناواقف ہیں عہدیداران کا مقامی فرض ہوگا۔ کہ وہ اس امر کی تسلی کریں کہ جلد از جلد اس تعلیم کو مکمل کیا جائے۔ (باقی)

مولوی محمد منیر صاحب واقف زندگی لوکنڈی توجہ فرمائیں

مولوی محمد منیر صاحب واقف زندگی متعین لوکنڈی لاہور آئے ہیں۔ لیکن ابھی تک انہوں نے دفتر میں رپورٹ نہیں کی۔ ان کو ایک خط بھی بھجوا دیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود وہ نہیں آئے اگر اس اعلان کے بعد بھی وہ دفتر حاضر نہ ہوئے۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے بموجب ان کا جماعت سے اخراج کا اعلان کر دیا جائیگا۔ (وکیل التجارت)

جھوٹی خبروں کی تشہیر

افسوس ہے۔ کہ آج کل ہمارے اخبار خبروں کے شائع کرنے میں پوری احتیاط نہیں کرتے حالانکہ اُن کا فرض ہے۔ کہ جس بات کو خبر بنا کر شائع کیا جائے۔ اس کے متعلق ہر ممکن احتیاط کی جائے۔ خبر اچھی ہو یا بری۔ اس سے بحث نہیں خبر اگر سچی ہے تو خبر ہے اگر جھوٹی ہے تو وہ ایک جھوٹ ہے۔ جس کے پھیلانے والے گنہگار ہیں۔ ایسی جھوٹی خبروں سے جب اُن کا جھوٹ ظاہر ہو جاتا ہے۔ تو لوگوں کے حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی اخبارات پر سے قوم کا اعتماد اُٹھ جاتا ہے۔ آئندہ قوم سچی خبروں کو بھی باور نہیں کرتی۔ ایسا وقت بھی آ سکتا ہے کہ اخبار قوم کو پکاریں اور اُن کے فرائض اُن کے سامنے رکھیں۔ لیکن قوم یہ سمجھے کہ یہ اخبارات کا مبالغہ ہے اور ابھی کوئی ایسا وقت نہیں آیا۔ حکومت کا طریق بھی اس بارے میں قابل اصلاح ہے۔ عام سزا کا طریق یہ ہے۔ کہ اخبار کی ضمانت ضبط کر لی جاتی ہے۔ یا کچھ عرصہ کے لئے اس کی اشاعت بند کر دی جاتی ہے۔ اس سے ان اخبارات کو ایک طرح مدد ملتی ہے۔ وہ پبلک میں زیادہ اہمیت حاصل کر لیتے ہیں۔ لوگ ابھی یہ نہیں سمجھتے۔ کہ اب حکومت ہماری اپنی ہے پہلے تعصب حکومت کے خلاف پبلک کو ہوتا تھا انگریز کے بعد بھی ابھی باقی ہے۔ کہ ہر طرف اخبار اس تعصب سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جب بھی حکومت کسی اخبار کو سزا دیتی ہے۔ تو اخبار اس کی تشہیر کر کے اپنے لئے پبلک میں اور اہمیت حاصل کر لیتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ سزا کی نوعیت بدل دی جائے۔ ضمانت ضبط کرنے یا اشاعت بند کرنے کی بجائے حکومت کو چاہئے کہ جو اخبار کوئی غلط خبر شائع کرے اسے آخری سزا دینے سے پہلے مجبور کیا جائے کہ کسی نمایاں جگہ پر [illegible] اپنی غلط خبر کا حوالہ دے کر اعلان کرے کہ یہ خبر غلط تھی اور بغیر احتیاط کے اخبار نے شائع کر دی۔ اس اعلان کے ساتھ اظہار افسوس بھی ہو۔ یہ سزا اخبارات کے لئے زیادہ مؤثر ہوگی۔ اور عام لوگوں کی سیاسی تربیت بھی اس طریق سے بوجہ احسن ہو سکے گی۔

امید ہے۔ ہماری اس معمولی لیکن نتائج کے لحاظ سے نہایت اہم گذارش پر اخبارات کے مدیر اور حکومت کے افسران مجاز توجہ دیں گے اور اس طرح ایک ضروری پبلک فرض سے سبکدوش ہوں گے۔ [illegible] ظہور الدین [illegible] پروفیسر گورنمنٹ کالج لائلپور

سعادت علی خان
محمد اسلم
سید غلام رضا
[illegible] متعلم

حکومت ہندوستان کے کرنسی نوٹ

حکومت پاکستان نے چند ماہ سے اپنے علیحدہ کرنسی نوٹ جاری کئے ہوئے ہیں۔ تاکہ پاکستان کے نوٹ مناسب وقت میں پاکستان میں ہندوستان کے نوٹوں کی جگہ لے لیں۔ ہندوستان کے نوٹ غالباً ۳۰ ستمبر کے بعد پاکستان میں جاری نہیں رہیں گے جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دفتر محاسب میں جو احباب چندہ جات یا امانتوں کے طور پر ہندوستان کے نوٹوں میں روپیہ جمع کروانا چاہتے ہوں اُن کا روپیہ ۲۶ ستمبر تک دفتر محاسب میں پہنچ جانا چاہیئے۔ ستمبر کی آخری تاریخوں میں چونکہ بنکوں میں بے حد رش ہوگا۔ اس لئے سہولت کے لئے ۲۶ ستمبر تک ہندوستانی کرنسی نوٹ ہمیں پہنچا دیئے جائیں۔ اگر ان تاریخوں کے بعد ہمیں ہندوستانی نوٹ موصول ہوئے اور ہم باوجود کوشش کے بنک میں جمع نہ کروا سکے۔ تو دفتر محاسب پر کوئی ذمہ داری عائد نہ ہوگی۔ اور ہم فریضہ کو نوٹ واپس بھجوا دیں گے۔ نیز احباب مہربانی کر کے ہندوستان کرنسی کے صحیح سالم نوٹ ہی بھیجیں۔ دفتر محاسب بوجہ اس کے کہ ہندوستان کے پھٹے اور بوسیدہ نوٹوں کے بدلوانے کے اب پہلے سے انتظامات نہیں رہے۔ ایسے نوٹ لینے سے معذور ہوگا۔ ہندوستان کی جماعتوں کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ روپیہ بذریعہ بنک ڈرافٹ پوسٹل آرڈر یا منی آرڈرز بھجوایا کریں۔ تا ہندوستان کے کرنسی نوٹوں کے تبادلہ کا سوال ہی پیدا نہ ہو۔

[illegible] (ناظر بیت المال / محاسب صدر انجمن احمدیہ)

تعلیم الاسلام کالج لاہور

اگر آپ اپنے بچوں کو خالص اسلامی ماحول میں اعلیٰ دنیوی تعلیم دلانا چاہتے ہیں۔ تو انہیں تعلیم الاسلام کالج لاہور میں داخل کیجئے۔ جہاں کی فضاء مغربیت اور دہریت کے زہریلے اثرات سے مبرا ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ لاہور)

اہل اسلام کیلئے بیس ہزار روپیہ انعام

اسلام کے پیشتر کے زمانہ میں جب لوگ اپنے مذہب کی اصل تعلیم فراموش کر کے گمراہ ہو جاتے تھے تو خدا تعالیٰ اُن پر رحم فرما کر پھر ان کو راہ راست پر لانے کے لئے اپنی طرف سے مصلح مبعوث کرنے کا سلسلہ جاری کیا کرتا تھا۔ اسی طرح مسلمانوں کیلئے بھی یہی ربانی قانون جاری ہے جیسا کہ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا یعنی اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک مصلح مبعوث فرمائیگا جو اُنکے لئے اُنکا دین تازہ کرے گا۔ اس طرح اس چودھویں صدی میں حسب پیشگوئی خدا تعالیٰ نے ایک عظیم الشان ربانی مصلح کو مبعوث فرمایا لاکھوں لوگوں نے ان کو مانا۔ مگر اکثر لوگوں نے انکار کیا۔ ایسے منکروں کو یہ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ اگر اُن کی نظر میں یہ صادق نہیں ہیں۔ مگر کوئی اور صاحب صادق ہیں۔ تو ان کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم بیس ہزار روپیہ دینے کو تیار ہیں۔

اس زمانہ کے ربانی مصلح کی صداقت کے متعلق اُردو۔ انگریزی۔ لٹریچر صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے۔ اپنا پتہ خوشخط ہو۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ضرورت ہے

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دو مستعد اور محنتی کارکنان کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندہ کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ میٹرک پاس ہو تنخواہ ۳۰-۲-۵۰ کے گریڈ میں۔ ۳۰ روپے ماہوار گرانی الاؤنس ۱۴/-/- روپے ماہوار ہوگا۔ نیز لاہور الاؤنس حسب قواعد ملے گا۔

دستخط نور احمد۔ برائے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری

دعائے مغفرت

میری والدہ مکرمہ مورخہ ۲۹ اگست بوقت ۱۱½ بجے دن ہمیں داغ مفارقت دے گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ صاحبہ کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے۔ کہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

راحم مظفر حسین قریشی ملٹری فارم لائلپور چھاؤنی

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ بیمار ہیں اور ہسپتال داخل ہیں اور اپریشن مورخہ ۹/۲۸-۲ کو ہوا ہے۔ مہربانی فرما کر دوست دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ خاکسار محمد اسحٰق لائبریری دباڑی گاؤ حضرت اقدس۔

ہندوستانی حکومت نیک نیت ہو تو وہ پاکستان کیطرف سے دوستی کا ہاتھ ہر وقت کشادہ پائیگی

حملہ کی صورت میں ہم پاکستان کی ایک ایک انچ زمین کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینگے

مسٹر لیاقت علی خاں کی تقریر

کراچی ۲۲ ستمبر۔ قائداعظم کی وفات حسرت آیات سے دس دن بعد وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے آج رات اپنی نشری تقریر میں یہ اعلان کیا کہ وہ ان کے رفقاء اور پاکستان کا ہر شہری پاکستان کے خلاف جنگ کی صورت میں اپنی مملکت کی ایک ایک انچ زمین کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے وزیر اعظم نے فرمایا کہ قائداعظم کی وفات کے بعد دشمنوں نے پاکستان کے لئے مشکلات پیدا کرنے کی جو مہم شروع کر رکھی ہے۔ اسے ناکام بنا دیا جائے گا۔ آپ نے حیدر آباد کے خلاف ہندوستان کی جارحانہ کارروائیوں کی مذمت کی اور وزیر اعظم ہندوستان اور ہندوستانی عوام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر انہوں نے پاکستان سے دوستی اور رفاقت کا عہد استوار کرنے کی جدوجہد جاری رکھی تو وہ پاکستان کا دست رفاقت بھی کشادہ پائیں گے۔ آخر میں آپ نے اعلان کیا کہ دشمنوں کی سازشوں کے باوجود مملکت پاکستان برقرار رہے گی۔ کسی قوم کی بقا کا راز محض ایک شخصیت کی کوششوں میں مضمر نہیں ہوتا۔ ایک قومی رہنما کو اپنے مشن کی تکمیل میں صرف اسی لئے کامیابی حاصل ہوتی ہے کہ اس کی قوم اس کے پیش کردہ راہ عمل پر گامزن ہو کر منزل مقصود تک پہنچنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے اگر ہماری قوم اس صلاحیت سے عاری ہوتی۔ تو قائداعظم پاکستان کو معرض وجود میں لانے میں کبھی کامیاب نہ ہوتے۔ میں اپنی قوم کی صلاحیتوں کا پورا علم رکھتا ہوں۔ اور اسی لئے میرا یہ ایمان ہے اور ہم انشاءاللہ سب مشکلات پر قابو پالیں گے۔

حیدر آباد

حیدر آباد کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ حیدر آباد کے واقعات پر پاکستانی عوام کے جذبات سخت مجروح ہوئے ہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ میں اس ضمن میں حکومت پاکستان کی پوزیشن واضح کر دوں۔ قائداعظم نے یکم جون کو ایک بیان دیا تھا جس میں بتایا گیا تھا کہ ہندوستان کو یہ نہیں چاہیئے کہ وہ حیدر آباد کا الحاق حاصل کرنے کے لئے جبرو دستی سے کام لے۔ کیونکہ ایسی کارروائی عدل و انصاف اور اعلیٰ اخلاقی اُصولوں کے خلاف ہوگی قائداعظم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ نہ صرف پاکستانی مسلمانوں کو بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو حیدر آباد سے گہری ہمدردی ہے۔ قائداعظم نے اپنے بیان کے آخر میں فرمایا تھا کہ حیدر آباد کو کسی بیرونی دباؤ کے بغیر اپنی قسمت کا فیصلہ خود کرنے کا حق حاصل ہونا چاہیئے۔

وزیر اعظم نے فرمایا:۔ حکومت کی پالیسی قائداعظم کے انہیں ارشادات کی آئینہ دار تھی ہم جانتے تھے کہ حیدر آباد میں لاکھوں مسلمان بستے ہیں۔ ہم چاہتے تھے کہ ان پر ناجائز دباؤ ڈالنے سے احتراز کیا جائے۔ اور ہمیشہ سے ہمارا ایمان یہ رہا ہے کہ بین الاقوامی مسائل کا حل عدل و انصاف کے اصولوں سے ہونا چاہیئے۔ نہ کہ کمزوروں کے خلاف فوجی کارروائی سے دنیا میں امن کا ہر بہی خواہ اس رائے سے اتفاق کرتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کو حیدر آباد پر چڑھائی نہیں کرنا چاہیئے تھی۔ چنانچہ ان اُصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے پنڈت نہرو سے یہ اپیل کی کہ وہ حیدر آباد کے خلاف فوجی طاقت استعمال نہ کریں۔ بلکہ اس سے پُرامن سمجھوتہ کریں۔ ہم نے دوسرے ممالک کی توجہ بھی اس طرف مبذول کرائی دُنیا کے ہر مُلک کے لیڈروں کی رائے بھی یہی ہے کہ کوئی مُلک کسی دوسرے مُلک سے اپنے اختلافات بزور شمشیر ختم نہ کرے۔ اور طاقتور ممالک اس طرح کمزور ممالک کی آزادی کو سلب نہ کردیں۔

ہندوستان نے حیدر آباد کے خلاف جو کارروائی کی۔ دُنیا کا کوئی انصاف پسند اُسے پسندیدہ تصور نہیں کرسکتا۔ میں اس مسئلہ کے متعلق اس سے زیادہ تعدد کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ یہ مسئلہ ابھی حفاظتی کونسل میں پیش ہے ہمیں توقع ہے کہ یہ کونسل بھی حیدر آباد کے مسئلہ کو اسی پہلو سے دیکھیگی کہ دنیا میں اس وقت تک امن قائم نہیں ہوسکتا جب تک بڑے ممالک کو کمزور ممالک پر عریاں طاقت کے بل پر قبضہ کرنے کی اجازت ملتی رہیگی۔

حملہ کی صورت میں ہماری تیاری

وزیر اعظم پاکستان نے سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا:۔

"بعض لوگوں کو یہ خطرہ ہے کہ شاید ہماری آزادی کسی جانب سے معرض خطر میں پڑ سکتی ہے میرے لئے یہ بتانا ممکن نہیں۔ نہ ہی کوئی ذمہ دار شخص مجھ سے اس امر کی توقع کرسکتا ہے۔ کہ میں اب یہ بتا دوں کہ ہم نے اپنے تحفظ کے لئے اب تک کیا بند و بست کیا۔ ہم اب کیا کچھ کر رہے ہیں میں اپنے اس اعلان کے اعادہ پر اکتفا کروں گا جو میں نے یوم آزادی پاکستان کے موقعہ پر کیا تھا کہ میں اپنی قوم اور ملک کو فاقہ کشی کا شکار ہوتے تو دیکھ لوں گا لیکن ان کی آزادی کی حفاظت میں کوئی کوتاہی ہرگز نہیں ہونے دونگا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ہماری برّی بحری اور ہوائی فوجیں اعلیٰ درجہ کی ہیں۔ اور وہ اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ مجھے ہی نہیں بلکہ تمام اہالیان پاکستان کو اپنی فوجوں کی بلند ہمتی۔ عزم اور جذبہ پر فخر ہے۔

قائداعظم کی وصیت

وزیر اعظم نے قائداعظم کے الفاظ دہراتے ہوئے بتایا۔ "مجھے قائداعظم کے یہ الفاظ اچھی طرح یاد ہیں کہ اگر پاکستان پر کبھی حملہ ہو تو دُشمن کیخلاف آخر دم تک جنگ جاری رکھنا۔"

وزیر اعظم نے کہا "میں جب تک موجودہ عہدہ پر فائز ہوں قائداعظم کے یہ الفاظ ہرگز نہیں بھولونگا اور ان پر ہمیشہ عمل پیرا رہونگا۔

سرکاری حکام سے خطاب

وزیر اعظم نے ان سرکاری حکام و ملازمین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے نہایت نیک نیتی کے ساتھ پاکستان کی بنیادوں کو مضبوط بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ لیکن ان حکام کی گوشمالی کی جنہوں نے قیام پاکستان کو صرف اپنی ترقی اور بہبودی کا ذریعہ خیال کیا۔ اور ایمان و دیانت داری کے تمام اصولوں کو بالائے طاق رکھ کر اپنے ہاتھ رنگے۔

پنڈت نہرو سے

وزیر اعظم نے پنڈت نہرو کی حالیہ نشری تقریر کا ذکر بھی کیا۔ جس میں اُنہوں نے کہا تھا کہ پاکستانی عوام کیا تعاون کریں اور ہندوستان کی نیت کے متعلق کوئی شبہ نہ کریں۔

مسٹر لیاقت علی خاں نے فرمایا "میں وزیر اعظم ہندوستان اور ہندوستانی عوام کو یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان صلح اور آشتی کا خواہاں ہے جب سے پاکستان قائم ہوا ہے ہم اسی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ اور دنیا میں قیام امن کی ہر کوشش کو کامیاب بنانے کے لئے ہم نے سعی کی ہم ہر ملک سے دوستی کے خواہاں ہیں بالخصوص ہندوستان سے جس سے ہمارا قلبی تعلق ہے لیکن تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی۔ اگر وزیر اعظم ہندوستان وہی چاہتے ہیں۔ جن کا انہوں نے اعلان کیا ہے تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ پاکستان کا دست دوستی صلح امن اور انصاف کے لئے ہر وقت کشادہ پائینگے۔

ڈاکٹر خانصاحب اور عبدالغفار خاں کو حکومت ہندوستان پاکستان سے منگوائیگی؟

دہلی ۲۲ ستمبر۔ دہلی سے 'نوائے وقت' کے نامہ نگار خصوصی کی اطلاع کے مطابق شکار پور بم کیس میں جن راشٹریہ سیوک سنگھی لیڈروں کو عمر قید کی سزائیں ہوئی ہیں۔ حکومت ہندوستان نے پاکستان سے انہیں بھی اسیروں کے تبادلہ کے سلسلہ میں ہندوستان بھیجنے کا مطالبہ کیا ہے حکومت ہندوستان جو مسلم اسیر پاکستان بھیج رہی ہے ان کی فہرست میں ڈاکٹر عبدالغنی قریشی کا نام بھی شامل ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہندوستان ڈاکٹر خانصاحب اور خان عبدالغفار خاں کو بھی پاکستان سے ہندوستان لانا چاہتی ہے حال ہی میں بیگم ڈاکٹر خانصاحب نے دہلی میں یہ خواہش ظاہر کی تھی اگر ان سرحدی لیڈروں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا تو یہ علیحدہ کیس ہوگا۔ کیونکہ موجودہ بین المملکتی معاہدہ کی رُو سے ہندوستان پاکستان سے کسی مسلم اسیر کی رہائی کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔

گذارش

قادیان میں ہجرت سے قبل بہت سے احباب نے مجھ سے پکی اینٹیں لی تھیں اور کافی رقوم اُنکے ذمہ تھیں ہجرت پر ایک سال گزر رہا ہے اور قریباً تمام احباب کسی نہ کسی کام پر لگ چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک انہوں نے میرا روپیہ ادا نہیں۔ بذریعہ اعلان ہذا تمام احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ براہ کرم میری رقوم فوراً مجھے ادا کردیں تاکہ میں بھی لوگوں کا روپیہ جو میرے ذمہ ہے ادا کرسکوں۔

خاکسار غلام رسول احمدی ٹھیکیدار آف دارالرحمت قادیان حال معرفت بابو عزیز محمد خانصاحب بی۔ اے ہیڈ کلرک دفتر چیف انجنیئرنگ آفس بہاولپور